حج وعمرہ

(انیس الرحمٰن قاسمی)
ناظم امارت شرعیہ، پھلواری شریف پٹنہ

”لبیک اللھم لبیک، لاشریک لک لبیک، ان الحمدو النعمة لک والملک لاشریک لک“.

میں حاضر ہوتا ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوتا ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوتا ہوں، بے شک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کے لیے ہے اور سارا جہاں ہی آپ کا ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے:

”ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غنى عن العلمين“. (سورۃ آل عمران: ۹۷)

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس کا انکار کرے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔

عبادتوں میں حج کو اللہ نے ایک خاص درجہ دیا اور یہ زندگی میں ایک بار ایسے تمام لوگوں پر فرض ہے جو صحت اور تندرستی کے ساتھ بیت اللہ تک جانے کی استطاعت بدنی اور مالی رکھتے ہوں اور جو استطاعت نہیں رکھتے ہوں وہ اپنی نیت کو حج کے لیے خالص کر کے یہ عزم رکھے کہ جیسے ہی اللہ اسے اس کی سہولت و استطاعت دے گا وہ حج کو جائے گا۔

منجملہ استطاعت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اپنی روزمرہ کی ضروریات سے زائد اتنا مال ہو جس سے وہ بیت اللہ تک جانے آنے اور وہاں زمانہ قیام کے اپنے مصارف پورے کر سکے اور جن اہل وعیال کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اس کا بھی واپسی تک کے لیے انتظام کر لے جو شخص باوجود اس قدرت کے حج نہ کرے اس کے لیے حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔

اور یہ ذہن میں رکھے کہ حج بنیادی طور پر آسان ہے ازدحام کی وجہ سے ارکان کی ادائیگی میں مشکلات پیدا ہوتی ہے اس لیے ازدحام سے بچے اور دوسروں کو بھی ازدحام سے بچائے۔

حج کے فرائض وواجبات بھی چند ہیں، اس لیے حج کو جانے سے پہلے حج کے ضروری احکام ومسائل اور آداب کو سیکھے اور پورے سفر کو سنت کے موافق ادا کرنے کی کوشش کرے، خاص طور پر حج کے ارکان وواجبات، سنن ومستحبات اور احرام کے احکام وممنوعات کو سیکھنا چاہیے تاکہ یہ مبارک سفر اللہ کی رضا کا سفر ہو اور حج مقبول ومبرور ہو۔ اس لیے ذیل میں اس کے احکام بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ ان احکام کے مطابق عمل کرنے میں حاجی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ازدحام سے بچنا اور کسی کو اذیت نہ پہونچانا اس کی اپنی ذمہ داری ہے اس لیے ایسی حالت میں اگر سنن ومستحبات کو ترک بھی کرنا پڑے تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے مگر کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔

سفرِ حج سے پہلے کے ضروری امور:

(۱) اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ اور ثواب آخرت کے لیے کرے، دنیا کی عزت، نام ونمود، تجارتی فوائد یا دنیوی اغراض ومقاصد پیش نظر نہ رہے۔

(۲) اپنے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے اور توبہ میں پچھلے کئے گئے گناہوں پر ندامت، فی الحال گناہوں کو چھوڑنے اور آئندہ گناہوں کے پاس نہ جانے کا پختہ ارادہ کرے۔

(۳) حج کے لیے مال حلال جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

(۴) ضروریات سفر تیار کرتے وقت احرام کا کپڑا ساتھ لینے کا ضرور خیال رکھے، احرام کے لیے ایک چادر اور ایک تہبند ہونا چاہیے۔

حج وعمرہ:

بیت اللہ کے ساتھ دو بری عبادت متعلق ہے، ایک حج جس کے اکثر افعال صرف ماہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں ادا کئے جاسکتے ہیں دوسرے ایام میں نہیں۔ دوسرا عمرہ جو حج کے پانچ دنوں کے علاوہ پورے سال میں ہوسکتا ہے اور اس کے صرف تین کام ہیں، ایک یہ کہ میقات یا اس سے پہلے عمرہ کا احرام باندھے، دوسرے بیت اللہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرے اور تیسرے صفا ومروہ کے درمیان سعی کرے اس کے بعد سر منڈایا یا بال کٹوا کر احرام ختم کرے۔

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) سفر کرتے وقت صرف حج کی نیت کرے اسی کا احرام باندھے، عمرہ کو حج کے ساتھ جمع نہ کرے، اس قسم کے حج کا نام ''افراد'' ہے۔

(۲) حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرے، اس کا نام ''قران'' ہے۔

(۳) حج کے ساتھ عمرہ کو اس طرح جمع کرے کہ میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے اس احرام میں حج کر شریک نہ کرے، پھر مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہوکر بال کٹوانے کے بعد احرام ختم کردے، پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد حرام سے حج کا احرام باندھے، اس کا نام ''تمتع'' ہے۔

حج کرنے والا تینوں میں سے جس قسم کے حج کو کرنا چاہے کرسکتا ہے، البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قران افضل ہے۔

فرائض حج تین ہیں:

(۱) احرام۔ (۲) وقوف عرفہ۔ (۳) طواف زیارت۔

واجبات حج:

کل واجبات حج چودہ (۱۴) ہیں:

(۱) احرام، وقوف عرفہ اور طواف میں ترتیب کا باقی رکھنا۔ (۲) ہر فرض کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔ (۳) غروب آفتاب کے بعد عرفات کے میدان سے نکلنا۔ (۴) عرفات سے امیر حج کے نکلنے کے بعد نکلنا۔ (۵) قربانی کے تینوں ایام کے اندر ہی

طواف زیارت کو پورا کرنا۔(۶)مزدلفہ میں رات کو صبح صادق کے بعد تک ٹھہرنا۔(۷)صفامروہ کا سعی کرنا۔(۸)سعی طواف کے بعد کرنا۔(۹)رمی جمار۔(۱۰)قارن اور متمتع کے لیے قربانی۔(۱۱)حلق یا قصر۔(۱۲)رمی کے بعد حلق کرنا پھر ذبح کرنا، یہ ترتیب واجب ہے۔(۱۳)حاجی کے حلق یا قصر کا قربانی کے تینوں ایام کے اندر اور حرم میں کرنا چاہے منی کے باہر ہو۔(۱۴)آفاقی (یعنی مکہ مکرمہ کے باہر رہنے والوں) کے لیے طواف وداع۔

حج کی سنتیں پانچ ہیں:

(۱)طواف قدوم۔(۲)آٹھویں ذی الحجہ کو منی میں رات گذارنا۔(۳)نویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منی سے عرفات کو جانا۔(۴)ایام منی میں رات کو منی میں رہنا۔(۵)منی سے واپسی میں وادی محصب میں ٹھہرنا۔

مستحبات حج چھ ہیں:

(۱)عرفات میں غسل کرنا۔(۲)حج کے پانچ دنوں میں زیادہ تر باوضو اور طہارت کی حالت میں رہنا۔(۳)اپنی زبان کو غیر ضروری باتوں سے محفوظ رکھنا۔(۴)حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھنا۔(۵)جنت کی طلب کے ساتھ دنیا میں نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کی دعا کرنا۔(۶)امام کا تین مقام یعنی منی، عرفات اور مزدلفہ میں خطبہ پڑھنا۔

فرائض احرام دو ہیں:

(۱)حج کے لیے حج کی نیت کرنا اور عمرہ کے لیے عمرہ کی نیت کرنا۔(۲)تلبیہ پڑھنا۔

واجبات احرام دو ہیں:

(۱)میقات سے احرام باندھنا۔(۲)ممنوعات احرام سے بچنا۔

احرام کی سنتیں سات ہیں:

(۱)حج کے مہینوں میں احرام باندھنا۔(۲)اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا۔(۳)غسل یا وضو کرنا۔(۴)چادر یا بغیر سلی ہوئی لنگی استعمال کرنا۔(۵)دو رکعت نفل پڑھنا۔(۶)تلبیہ کو تین مرتبہ پڑھنا۔(۷)تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا۔

مستحبات احرام چھ ہیں:

احرام کی نیت سے پہلے مندرجہ ذیل امور مستحب ہیں:

(۱)ناخن تراشنا۔(۲)مونچھ کاٹنا۔(۳)بغل کا بال کاٹنا۔(۴)بدن میں خوشبو لگانا۔(۵)زبان سے حج یا عمرہ کی نیت کرنا۔(۶)حق زوجیت ادا کرنا۔

واجبات طواف نو ہیں:

(۱)طہارت کا ہونا۔(۲)ستر عورت کا ہونا۔(۳)طواف کی نیت کرنا(۴)بغیر عذر والوں کے لیے پیدل طواف کرنا۔(۵)داہنی طرف سے طواف شروع کرنا۔(۶)حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔(۷)حجر اسود سے طواف کی ابتداء کرنا۔(۸)پورا طواف کرنا۔(۹)طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

طواف کی سنتیں چھ ہیں:

(۱) حجراسودکا استلام،بوسہ دینا ۔(۲)اضطباع یعنی چادرکوداہنی ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پرڈالنا۔(۳)شروع کے تین چکرمیں رمل کرنا۔(۴)باقی چار چکرمیں رمل نہ کرنا۔(۵)سعی اورطواف کے درمیان استلام کرنا۔(۶)حجراسود کے مقابل کھڑے ہوکر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کوتکبیر تحریمہ کے برابر اٹھانا۔

مستحبات طواف تین ہیں:

(۱)رکن یمانی کااستیلام۔(۲)طواف کی دورکعت نماز کے بعددعا کرنا۔(۳)طواف کے بعدملتزم کے پاس جانا پھردورکعت نماز پڑھنااس کے بعدزمزم کے پاس جانا۔

واجبات سعی چھ ہیں:

(۱)سعی کاایسے طواف کے بعدہوناجوجنابت اورحیض سے پاک ہونے کی حالت میں کیاہو۔(۲)سعی صفاسے شروع کرنااورمروہ پرختم کرنا۔(۳)اگرکوئی عذرنہ ہوتوپیدل سعی کرنا۔(۴)سات پھیرے پوراکرنا۔(۵)عمرہ کی سعی میں عمرہ کااحرام اخیرسعی تک باقی رکھنا۔(۶)صفااورمروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنا۔

سعی کی سنتیں دس ہیں:

(۱)حجراسودکااستلام کرکے سعی کے لیے نکلنا۔(۲)طواف کے بعدفوراسعی کرنا۔(۳)صفااورمروہ پرچڑھنا۔(۴)صفااورمروہ پرقبلہ روہونا۔(۵)سعی کے پھیروں کولگاتارکرنا۔(۶)جنابت اورحیض سے پاک ہونا۔(۷)کپڑاپاک ہونا۔(۸)باوضوہونا۔(۹)سترعورت کاہونا۔(۱۰)میلین اخضرین کے درمیان جھپٹ کرچلنا۔

مستحبات سعی تین ہیں:

(۱)طواف کے بعدسعی کرنے والوں کے لیےسعی سے پہلے حجراسودکے پاس جانا۔(۲)باب صفاسےنکلنا۔(۳)سعی کے بعددورکعت نمازمسجدحرام میں پڑھنا۔

حج کی طرح عمرہ کے بھی کچھ احکام ومسائل ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عمرہ کے فرائض دو ہیں:

(۱)احرام ۔(۲)طواف۔

واجبات عمرہ دو ہیں:

(۱)سعی۔(۲)حلق یاقصر

عمرہ کاطریقہ:

☆ احرام کی چادریں باندھ کرعمرہ کی نیت کرنے کے بعدتلبیہ پڑھنا۔

☆ نیت کر کے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرنا۔

☆ طواف کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ سعی کی شروعات صفا سے کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

☆ چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

☆ پورے سر کا بال مونڈوانا یا کتروانا سنت ہے۔

وہ مقامات جہاں توبہ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں:

(۱)طواف میں۔(۲)ملتزم کے پاس۔(۳)میزاب رحمت کے پاس۔(۴)خانہ کعبہ میں۔(۵)زمزم کے پاس۔(۶)مقام ابراہیم کے پاس۔(۷)صفاپر۔(۸)مروہ پر۔(۹)سعی میں۔(۱۰)عرفات میں۔(۱۱)مزدلفہ میں۔(۱۲)منی میں۔(۱۳)جمرہ اولی میں۔(۱۴)جمرہ ثانیہ میں۔(۱۵)جمرہ ثالثہ کے تمام رمیوں میں۔(۱۶)دوسرے، تیسرے اور چوتھے دن کی رمی میں۔

حج کا طریقہ:

(۱) ۷/ذی الحجہ کی رات کو منی جانے کی تیاری مکمل کرے۔

(۲) سر کے بال سنوارے، خط بنوائے، مونچھیں کترے، ناخن کاٹے، زیرناف اور بغل کے بال صاف کرے۔

(۳) ۸/ذی الحجہ کی صبح احرام کی نیت سے (اگر واجب ہو تو) غسل کرے ورنہ وضو کرے۔

(۴) ایک سفید چادر باندھے، دوسری اوڑھے اور جوتے اتار کر چپل پہنے۔

(۵) ایک نفلی طواف کرے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مسجد حرام میں آکر احرام کی نیت سے دو رکعت نفل نماز سر ڈھک کر ادا کرے۔

(۶) اس کے بعد اپنا سر کھول کر حج کی نیت کرے اور تلبیہ (لبیک اللھم لبیک الخ) کہے اور دعا کرے۔

(۷) طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہو اور راستہ بھر زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھے اور دیگر تسبیحات پڑھتا رہے۔

(۸) منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کرے اور رات منیٰ میں گذارے۔

(۹) ۹/ذی الحجہ کی نماز فجر منیٰ میں ادا کرے تکبیر تشریق کہے، لبیک کہے اور تیاری کر کے زوال ہونے پر عرفات پہنچ جائے۔

(۱۰) غسل یا وضو کرے، کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جائے اور کچھ دیر آرام کرے۔

(۱۱) زوال ہوتے ہی وقوف عرفہ شروع کرے اور شام تک لبیک کہنے، دعا اور توبہ و استغفار کرنے اور چوتھا کلمہ پڑھنے اور الحاح وزاری میں گذارے، وقوف عرفہ کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔

(۱۲) ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت، اذان و تکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کرے۔

(۱۳) جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر ذکر و تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہو جائے، یاد رہے سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات سے نکلنا جائز نہیں ہے ورنہ دم واجب ہوگا۔

(۱۴) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کرے، دونوں نمازوں کے لیے صرف ایک اذان اور ایک اقامت کہی جائے، پہلے مغرب کی فرض نماز باجماعت ادا کرے پھر تکبیر تشریق اور لبیک کہے اس کے فوراً بعد عشاء کی

فرض نماز با جماعت ادا کرے اس کے بعد مغرب وعشاء کی دو دو سنت اور وتر پڑھے۔

(۱۵) تلاوت، درود، لبیک اور خوب دعا کرے۔

(۱۶) بڑے چنے کے برابر ستر کنکریاں فی آدمی اپنے پاس رکھے۔

(۱۷) صبح صادق ہونے پر اذان دے کر سنت پڑھ کر فجر کی نماز با جماعت ادا کرے اور وقوف مزدلفہ کرے۔

(۱۸) جب سورج نکلنے والا ہو تو منیٰ روانہ ہو جائے۔

(۱۹) ۱۰/ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر جمرۃ العقبیٰ پر سات کنکریاں الگ الگ مارے، کنکری مارت وقت تلبیہ نہ پڑھے، اس کے بعد قربانی کرے۔

(۲۰) ۱۰/۱۱/۱۲/ذی الحجہ میں دن ورات میں جب چاہے قربانی کرے۔

(۲۱) قربانی سے فارغ ہو کر اپنا سر منڈوائے۔

(۲۲) اب طواف زیارت کرے، اس کا وقت ۱۰/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔

(۲۳) اس کے بعد سعی کرے، سعی باوضو کرنا سنت ہے۔

(۲۴) سعی سے فارغ ہو کر منیٰ واپس آجائے اور رات منیٰ ہی میں گذارے۔

(۲۵) ۱۱/ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مار کر ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا کر کے جو دل چاہے دعا کرے، جمرہ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارے اور قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر کے خوب دعا کرے، اس کے بعد جمرۃ العقبیٰ پر سات کنکریاں مارے اور رمی کے بعد بغیر دعا کئے ہوئے اپنی جگہ واپس آجائے۔ قیام گاہ میں آکر تلاوت، ذکر، توبہ واستغفار اور دعا میں مشغول رہے اور گناہوں سے دور رہے۔

(۲۶) اسی طرح ۱۲/ذی الحجہ میں تینوں جمرات کو زوال کے بعد سات سات کنکریاں مارے، تفصیل گذر چکی ہے۔

عورتوں کے حج وعمرہ کا طریقہ:

(۱) عورت حج یا عمرہ کے لیے جائے تو اس کے ساتھ دیندار عاقل اور بالغ محرم یا شوہر کا ہونا شرط ہے۔

(۲) حج کی ادائیگی عدت کے دنوں میں عورت پر واجب نہیں خواہ یہ عدت موت کی ہو یا طلاق کی۔ اگر عورت عدت کی حالت میں حج کو جاتی ہے تو اس کا حج ادا ہو جائیگا مگر گناہ گار ہوگی۔

(۳) احرام کا کپڑا سلا ہوا ہونا، البتہ احرام کی حالت میں چہرہ کو کھلا رکھے گی۔۔

(۴) آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھنا۔

(۵) طواف میں رمل اور اضطباع نہ کرنا۔

(۶) حجر اسود کے قریب جا کر مردوں کے درمیان استلام کے لیے مزاحمت نہ کرے۔

(۶) سعی میں میلین اخضرین کے درمیان مردوں کی طرح تیز نہ چلنا بلکہ اپنی عام رفتار سے چلنا۔

(۷) احرام سے حلال ہوتے وقت قصر کے طور پر سر کے تمام بالوں میں سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹنا۔ حلق کرانا حرام ہے۔

(۸) عمرہ کا احرام باندھتے وقت حیض ونفاس سے ہو تو غسل کرلے۔

(۹) حج کا احرام باندھتے وقت حیض ونفاس سے ہو تو غسل کر لے۔

(۱۰) طواف کے دوران اگر حیض ونفاس سے ہو جائے تو طواف چھوڑ کر فوراً مسجد سے باہر آ جائے۔

(۱۱) طواف کے فوراً بعد حیض ونفاس سے ہو گئی تو سعی اسی حالت میں کر لے۔

(۱۲) حیض ونفاس کی حالت میں ذکر و دعا کر سکتی ہے۔

احرام کی ممنوعات:

احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں ممنوع ہیں۔

(۱) خوشبو استعمال کرنا۔ (۲) مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (۳) مرد کا سر اور چہرہ ڈھانکنا اور عورت کا چہرہ ڈھانکنا۔ (۴) جسم سے بال دور کرنا، جوں مارنا یا نکالنا۔ (۵) ناخن تراشنا۔ (۶) بیوی سے ہم بستری کرنا۔ (۷) واجبات میں سے کسی واجب کا چھوڑ دینا۔ (۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا یا شکاری کی مدد کرنا۔

جنایات کا فدیہ:

احرام کی حالت میں ممنوعات سے نہ بچنے کی صورت میں فدیہ یعنی کفارہ لازم ہوتا ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ صدقہ کرنا۔ (۲) دم یعنی پوری بکری یا پوری بھیڑ یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ صدقہ کرنا۔ (۳) صدقۃ الفطر کی مقدار یا کبھی ایک مٹھی گیہوں کی مقدار کا صدقہ کرنا۔

یہ تینوں صورتیں اس حالت کی ہیں جب ممنوعات کا ارتکاب یا واجبات کا ترک بلا عذر ہو۔ عذر کی حالت میں تین روزہ رکھنا یا چھ مسکین کو صدقۃ الفطر کی مقدار صدقہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس کی کچھ تفصیل ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

خوشبو استعمال کرنا:

احرام کی حالت میں کسی بڑے عضو مثلاً سر، پنڈلی، چہرہ میں بلا عذر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا۔ کسی چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان اور انگلی میں بغیر عذر کے خوشبو لگانے سے صدقہ واجب ہوگا۔ عذر کی صورت میں تین روزہ رکھنا یا چھ مسکین کو بقدر صدقۃ الفطر صدقہ ادا کرنا واجب ہے۔

سلا ہوا کپڑا پہننا:

احرام کی حالت میں مرد نے بغیر عذر سلا ہوا کپڑا پورے دن یا پوری رات یا اس سے زیادہ دیر تک پہنا تو دم لازم ہوگا اس سے کم پہننے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مقدار صدقہ ادا کرنا ہوگا اور ایک گھنٹہ سے بھی کم پہننے کی صورت میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ دینا لازم ہے۔

☆ اسی طرح احرام کی حالت میں مرد نے اپنا سر یا چہرہ اور عورت نے صرف چہرہ سلے یا بغیر سلے ہوئے کپڑے یا کسی دوسری چیز سے ایک دن یا ایک رات تک بغیر عذر کے ڈھانکے رکھا تو دم لازم ہوگا۔ اس سے کم کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مقدار صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

☆ اسی طرح احرام کی حالت میں چوتھائی سر یا داڑھی یا دائیں یا بائیں بغل میں سے کسی ایک طرف کے تمام

بالوں یا زیرناف کے پورے بال کو بغیر عذر کے تراشنے پر دم لازم ہوگا۔ تین یا اس سے زائد تراشنے پر صدقۃ الفطر کی مقدار یا تین بال سے کم تراشنے کی صورت میں ہر بال کے بدلہ ایک مٹھی گیہوں صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

☆ اسی طرح احرام کی حالت میں محرم نے اگر وقوف عرفہ سے پہلے جمع کرلیا تو حج فاسد ہوگیا۔ مرد و عورت دونوں محرم ہیں تو دونوں پر ایک ایک دم واجب ہوگا، اگلے سال اس کی قضا بھی کرنی ہوگی۔

☆ اسی طرح احرام کی حالت میں وقوف عرفہ کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوگا مگر بدنہ لازم ہوگا۔

☆ طواف زیارت مکمل یا اکثر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو بدنہ لازم ہوگا۔ نصف سے کم میں دم لازم ہوگا۔ بغیر وضو کے مکمل یا اکثر حصہ طواف زیارت کرنے کی صورت میں دم لازم ہوگا، نصف سے کم کی صورت میں ہر چکر کے بدلے صدقہ لازم ہوگا۔

☆ رمی، قربانی اور حلق کی ترتیب کے خلاف کرنے کی صورت میں بھی دم لازم ہوگا۔

زیارت مدینہ منورہ:

(۱) مسجد نبوی میں چالیس رکعت نماز پڑھنے کی فضیلت ہے۔ اس لیے مسجد نبوی میں حسب موقع نوافل اور سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۲) بہتر یہ ہے کہ مسجد نبوی میں زیادہ وقت گذارے اور اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو اور تحیۃ المسجد پڑھنے کا اہتمام کرے۔

(۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت مستحب ہے اس لیے مرد و عورت دونوں قبر اطہر کی زیارت کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پیش کریں اور ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ پر سلام بھیجے۔

(۴) مدینہ میں قیام کے دوران خشوع و خضوع کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کریں۔

صلوٰۃ و سلام کے الفاظ:

صلوٰۃ و سلام کی دعا درج ذیل ہے۔

"السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یاخیر خلق اللہ السلام علیک یاخیرۃ اللہ السلام علیک یاحبیب اللہ السلام علیک یاسیدولد آدم السلام علیک یاایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یارسول اللہ انی اشھدان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدانک عبدہ ورسولہ واشھدانک بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وکشفت الغمۃ فجزاک اللہ عنا افضل ماجازیٰ بیننا عن امتہ، اللھم اعط سیدنا عبدک ورسولک محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاماً محموداً الذی وعدتہ انک لاتخلف المیعاد وانزلہ المنزل المقرب عندک وسبحانک ذوالفضل العظیم"۔

السلام علیک یارسول اللہ، السلام علیک یا خیر خلق اللہ، اے اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کے برگزیدہ آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو، اے اولاد آدم کے سردار آپ پر سلام ہو، یارسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ اآپ نے رسالت پہنچادی اور امانت ادا کردی اور امت کی خیرخواہی کی اور بے چینی

کو دور کر دیا، پس اللہ آپ کو اچھی جزا دے، اللہ آپ کو ہماری طرف سے ان جزاؤں سے بہتر جزاء دے جو اس نے کسی نبی کو اس امت کی طرف سے دی ہو، اے اللہ تو اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما، ان کو مقام محمود پر پہنچا دے، جس کا تو نے وعدہ کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور ان کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرما، بے شک تو پاک ہے اور عظیم احسان والا ہے۔

اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے دعا کرے اور شفاعت چاہے۔

"یارسول الله اسئلک الشفاعة واتوسل بک الی الله فی ان اموت مسلماً علی ملتک وسنتک".

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر سلام:

"السلام علیک یاخلیفة رسول الله وثانیه فی الغار ورفیقه فی الاسفار وامینه علی الاسرار ابابکر الصدیق جزاک الله عن امة محمد خیرا".

اے رسول اللہ کے خلیفہ، غار میں ان کے ساتھی اور سفروں میں ان کے رفیق اور ان کے رازوں کے امین ابوبکر صدیق آپ پر سلام ہو، اللہ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر سلام:

"السلام علیک یاامیر المؤمنین عمر الفاروق الزی اعز الله به الاسلام امام المسلمین مرضیا حیا ومیتا جزاک الله عن امة محمد خیرا".

اے امیر المؤمنین عمر فاروق کہ جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کو عزت عطا فرمائی، آپ پر سلام ہو، اللہ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا اور زندہ و مردہ پسند کیا، اللہ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

بیت اللہ پر نگاہ پڑتے وقت کی دعا:

"اللهم انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام اللهم زد بیتک هذا تعظیما وتشریفا وتکریما ومهابة وزد من حجه او اعتمره تشریفا وتکریما وتعظیما وبرا".

اے اللہ آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، اے اللہ اپنے گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف و ہیبت زیادہ کر دیجئے اور جو اس کا حج یا عمرہ کرے اس کی تعظیم و تکریم اور شرف و ثواب اس کو بڑھا دیجئے۔

زمزم پینا:

مسجد حرام میں زمزم پینے کو خوب ملتا، اس کا پینا مستحب ہے، تین سانس میں کھڑے ہو کر پیے، شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے اور زمزم پینے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

"اللهم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داءٍ".

اے اللہ میں آپ سے علم نافع، رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کا طلب گار ہوں۔

اللہ ارکان حج کی ادائیگی میں آسانیاں پیدا کرے اور حج مبرور عطا فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)